مرثیہ نمبر ۱۰

فرشِ عزا پہ مجمعِ اہلِ نظر ہے آج

فرشِ عزا پہ مجمعِ اہلِ نظر ہے آج ۱ پیشِ نگاہ کاوشِ نوعِ بشر ہے آج
عنواں سخن کا، کشمکشِ خیر وشر ہے آج زورِ دلیل باعثِ فتح و ظفر ہے آج
اقدارِ زندگی کا نگہبان ہے کہاں
جو نائبِ خدا تھا وہ انسان ہے کہاں

وہ منزلِ نجات کا رہبر کہاں ہے آج ۲ آیئنہ حیات کا جوہر کہاں ہے آج
اس ساری کائنات کا افسر کہاں ہے آج اللہ کی صفات کا مظہر کہاں ہے آج
دریائے زندگی کا شناور کہاں گیا
انسان ! حُسنِ زیست کا پیکر کہاں گیا

ابلیس خندہ زن ہے کہ عالم ہوا تباہ ! ۳ انسان اب کہاں رہا انساں کا خیر خواہ
خود اپنے شر میں جل چکی اس کی پناہ گاہ شدّاد ہے کوئی ، کوئی نمرودِ رُو سیاہ
ہاتھوں میں خون ، رُخ پہ سیاہی ملے ہوئے
انسان کے روپ میں ہیں درندے ڈھلے ہوئے

گلزارِ زندگی پہ مسلط ہوئی خزاں ۴ عالم میں چل رہی ہیں تذبذب کی آندھیاں
طوفانِ شر بپا ہے کڑکتی ہیں بجلیاں آتش فشاں پھٹے ہیں تڑختا ہے آسماں
پگھلا رہے ہیں زیست کو لو کے بڑھے ہوئے
چاروں طرف ہیں، آگ کے طوفان چڑھے ہوئے

لُو چل رہی ہے صحنِ چمن میں فساد کی ۵ بھٹی سلگ رہی ہے، جہاں میں عناد کی
اُبھری ہے چار سمت فضا قومِ عاد کی انسان پیروی میں ہے ابنِ زیاد کی
محسن کشی پہ فخر جو دستور بن گیا
انسان کائنات کا ناسور بن گیا

دیکھو جدھر بھی شر کے شراروں کی آگ ہے ۶ ہر سمت اہرمن کے دُلاروں کی آگ ہے
صحنِ چمن میں خون کے دھاروں کی آگ ہے سر پر دھواں نہیں ہے بہاروں کی آگ ہے
جھلسا ہوا ہے رنگِ رخِ حُور زندگی
دوزخ سے کم نہیں شجرِ طورِ زندگی

ہے عقل گم کہ کیا ہوا قدسی صفات کو ۷ انسان کیسے بھول گیا حُسنِ ذات کو
کر بیٹھا غرق آپ وقارِ حیات کو منزل سے دور کھو چکا راہِ نجات کو
بے مقصدِ حیات سفر کر رہا ہے آج
جینے کی آرزو میں بشر مر رہا ہے آج

زندہ رچنا میں جل گئی لیلیٰ زندگی ۸ حدت جو پائی گل گئی لیلیٰ زندگی
ماتھے پہ راکھ مل گئی لیلیٰ زندگی   آتشکدے میں ڈھل گئی لیلیٰ زندگی

چٹخی کلائیوں سے نشانی سہاگ کی
ٹھنڈی ہوئی ہیں چوڑیاں حدت میں آگ کی

باقی کہاں سے غازۂ رخسارِ زندگی ۹ ہے سرد سرد گرمیٔ بازارِ زندگی
اپنی جگہ سے ہل چکے آثارِ زندگی   دم بھر میں بیٹھ جائے گی دیوارِ زندگی

جھوٹے وقار ، جھوٹی قیادت کی آگ میں
انسان جل رہا ہے سیاست کی آگ میں

پھیلا ہوا جہاں میں سیاست کا جال ہے ۱۰ پھندے پڑے ہیں ایسے نکلنا محال ہے
وہ تلخ زندگی ہے کہ جینا وبال ہے   مکر و فریب باعثِ جنگ و جدال ہے

پتھر پڑے جو عقل پہ ، راہوں میں کھو گیا
انسان ، نسل و رنگ میں تقسیم ہو گیا

تفریقِ نسل و رنگ ہے اک فتنۂ حسیں ۱۱ اس فتنۂ حسیں کا ہے بانی عدوِ دیں
ابلیس یعنی دشمنِ حق ، مارِ آستیں !!   بہکا رہا ہے ان کو جو بہکے ہوئے نہیں

جو معترض تھا ، حکمِ خدائے علیم پر
بیٹھا ہے تاک میں وہ رہِ مستقیم پر

مسدود رہگزار ہیں ، راہِ مفر نہیں ۱۲ نظروں کے سامنے کوئی اہلِ نظر نہیں
دکھلائے راہ کون ، کوئی راہبر نہیں منزل کی سمت کیا ہے کسی کو خبر نہیں
ابلیس دل پہ مہر لگاتا ہے رات دن
بغض و حسد کی آگ جلاتا ہے رات دن

کجلا رہا ہے نورِ سحر کو یہ آئے دن ۱۳ دُھندلا رہا ہے اہلِ نظر کو یہ آئے دن
کم کر رہا ہے دیں کے اثر کو یہ آئے دن بہکا رہا ہے نوعِ بشر کو یہ آئے دن
شر سے بچا نہ کوئی ، بجز مُخلصین کے
سینے سے جو لگائے ہیں ارکان دین کے

محفوظ اس کے شر سے فقط مخلصین ہیں ۱۴ اہلِ ولا ہیں ، پیروِ دینِ مُبین ہیں
طاعت گذار و متقی و مومنین ہیں اقدارِ زندگی کے جہاں میں امین ہیں
جن کی نظر میں جلوۂ اُمّ الکتاب ہے
جن کے دلوں میں عشقِ رسالتماب ہے

عشقِ رسولؐ نوعِ بشر کا وقار ہے ۱۵ عشقِ رسولؐ قلب و نظر کی بہار ہے
عشقِ رسولؐ باعثِ صد افتخار ہے عشقِ رسولؐ دولتِ دیں کا حصار ہے
عشقِ رسولؐ غیب پہ ایمان کا نام ہے
عشقِ رسولؐ تاجِ بقائے دوام ہے

عشقِ رسولؐ حق کی لگن ، حُسنِ کوہ طور ۱۶ عشقِ رسولؐ ، جامِ ولا ، دائمی سرور
عشقِ رسولؐ ، صبحِ یقیں زندگی کا نور   عشقِ رسولؐ ، فکر کی ضو ، عظمتِ شعور

ترویجِ دینِ حق ابوطالب کا کام ہے
عشقِ رسولؐ میں سرِ فہرست نام ہے

عشقِ رسولؐ دولتِ ایمان و آگہی ۱۷ عشقِ رسولؐ ، راہِ ہدایت کی روشنی
عشقِ رسولؐ زُہد کی تقویٰ کی زندگی   عشقِ رسولؐ بوذرؓ و سلمانؓ فارسی

جذبِ دروں سے مظہرِ انوار بن گئے
نوعِ بشر کی فکر کا مینار بن گئے

عشقِ رسولِؐ پاک ہے پروانۂ نجات ۱۸ عشقِ رسولِؐ پاک ہے سرمایۂ حیات
عشقِ رسولؐ پاک ہے تنویرِ کائنات   عشقِ رسولؐ پاک ہے حُسنِ صفات و ذات

مولائے کائنات ہوا ، اور ولی ہوا
انسان اِن کے عشق میں مولا علیؑ ہوا

بعدِ رسولِؐ پاک ہے مولا علیؑ کا نام ۱۹ دستِ خدا ، محافظِ حق اوّلِ امام
جس کی وِلا ہے ، حکمِ رسولِؐ فلک مقام   جس کے مُحب پہ آتشِ دوزخ ہوئی حرام

ایمانِ کل ہے ، نقطۂ اصلِ اصول ہے
عیدِ مباہلہ میں جو نفسِ رسولؐ ہے

ہاں جانشینِ احمدِ مختار ہیں علیؑ ۲۰ مشکل کشا ہیں حق کے مددگار ہیں علیؑ
خیبر شکن ہیں ، حیدرِ کرار ہیں علیؑ سینہ پلائی دین کی دیوار ہیں علیؑ

اسمِ خدا ہے اصل میں حق کے ولی کا نام
نعرہ لگے علیؑ کا جو آئے علیؑ کا نام

مولائیوں کا حرفِ ندا ہے علیؑ علیؑ ۲۱ اہلِ ولا کے لب پہ دعا ہے علیؑ علیؑ
مومن کا وردِ صبح و مسا ہے علیؑ علیؑ خیبر میں مصطفیٰؐ کی صدا ہے علیؑ علیؑ

پیروں کے پیر ، شیرِ خدا ، یا علیؑ مدد
مشکل پڑی تو سب نے کہا یا علیؑ مدد

منبر کی شان ، رفعتِ مجلس علیؑ کا نام ۲۲ حُسنِ کلام عظمتِ مجلس علیؑ کا نام
نطقِ بلیغ شوکتِ مجلس علیؑ کا نام قولِ رسولؐ زینتِ مجلس علیؑ کا نام

شرحِ فروغِ دین ہے ، اصلِ اُصول ہے
مولا کا ذکر ، ذکرِ خدا اور رسولؐ ہے

مولا علیؑ ، رفیقِ رسالت ، ابو تراب ۲۳ مولا علیؑ مدینۂ علمِ نبی کے باب
مولا علیؑ خلیفۂ برحق ، فلک رکاب مولا علیؑ حیات میں ہر جگہ کامیاب

وارث ہیں جا نشینِ رسالت مآب ہیں
ہر نقطۂ نظر سے علیؑ کامیاب ہیں

حق کے فدائیوں کے نگہبان ہیں علیؑ ۲۴ اہلِ ولا کی زیست کا سامان ہیں علیؑ
اسلام کی کتاب کا عنوان ہیں علیؑ نورِ مُبیں ہیں بولتا قرآن ہیں علیؑ

مصداقِ ہل اتیٰ ہیں امامِ مُبیں ہیں آپ
بعد رسولؐ دین ہدیٰ کے امیں ہیں آپ

سردار ہیں بہشت کے مولا علیؑ کے لال ۲۵ "ابنا انا" کی شرح ، محمدؐ کے نونہال
دیں کا وقار سلسلۂ خیر کا کمال عالم میں جن کے نقشِ قدم ، نقشِ لازوال

صلحِ حسنؑ ہے امن کا پیغام آج تک
باقی ہے جس سے عظمتِ اسلام آج تک

صلحِ حسنؑ ، نوشتۂ حق ، اُسوۂ رسولؐ ۲۶ صلحِ حُدیبیہ کی طرح قابلِ قبول
پنہاں تھا جس میں مرضئ اللہ کا اصول بے کُشت و خوں کے جس سے بچے دین کے اصول

انکا یہ فعل ناسخِ جہل و فساد تھا
لیکن حسینؑ کے لئے لازم جہاد تھا

جس وقت دینِ پاک پہ آنے لگا زوال ۲۷ اقدار زندگی ہوئیں عالم میں پائمال
اسلام کے وقار کا ہونے لگا سوال کام آیا ایسے وقت میں مشکل کشا کا لال

پیمانہ انتہا پہ تھا جابر کے جبر کا
لیکن پتہ نہ چل سکا صابر کے صبر کا

پیشِ نظر تھا دینِ محمدؐ کا جو وقار ۲۸ نکلا وطن سے دولتِ ایمان کا تاجدار
تھے ہم رکاب ، اکبرؑ و عباسِؑ نامدار اور ساتھ ساتھ تھے ابو طالب کے گلعذار

لشکر تھا حق پرستوں کا ہاتھوں میں ہاتھ تھے
مسلم بنِ عقیل بھی مولا کے ساتھ تھے

باطل شکن امیر ہیں مسلم بنِ عقیل ۲۹ جرآت میں بے نظیر ہیں مسلم بن عقیلؑ
فاتح ہیں قلعہ گیر ہیں مسلم بنِ عقیلؑ شبیرؑ کے سفیر ہیں مسلم بنِ عقیلؑ

پیغام یہ حسینؑ کی جانب سے لائے ہیں
ترویجِ حق کے واسطے کوفے میں آئے ہیں

سر پر ہے تاجِ احمدِؐ مختار کا وقار ۳۰ ماتھے پہ حُسنِ عظمتِ انساں کا ہے نکھار
نظروں میں ہیچ انکے ہے دنیا کا اقتدار ایمان و اتقا میں ہیں یکتائے روزگار

کیا منزلت ہے مسلمِ عالی مقام کی
حصّے میں ان کے آئی نیابت امام کی

چہرے سے ہیں عیاں بنی ہاشم کی جھلکیاں ۳۱ بازو سے زورِ جعفرِ طیّار ہے عیاں
سینے میں ہے دلائے شہنشاہِ دو جہاں حمزہؑ کی طرح ہیں قد و قامت کے آسماں

پاؤں سے اپنے یہ سرِ باطل کو توڑ دیں
چاہیں تو بہتے وقت کے دھارے کو موڑ دیں

رفتار وہ کہ جس پہ متانت کو ناز ہے ۳۲ گفتار وہ کہ جس پہ صداقت کو ناز ہے
افکار وہ کہ جس پہ ذہانت کو ناز ہے کردار وہ کہ جس پہ شرافت کو ناز ہے
ہمسر نہیں کوئی ابوطالب کے لال کا
آئینہ ہیں جناب جلال و جمال کا

لکھا جو اہلِ کوفہ نے بیعت کے واسطے ۳۳ لاکھوں دیے تھے جس میں رسالت کے واسطے
حضرت سے ملتجی تھے امامت کے واسطے مسلم کو بھیجا ان کی ہدایت کے واسطے
شبیر جانتے تھے حقیقت پیام کی
بھیجا جو ان کو شاہ نے حجت تمام کی

آیا دیارِ کوفہ میں جب نائب امام ۳۴ تھا مفسدوں کے ہاتھ میں اسلام کا پیام
ہر سمت ابتری تھی، پریشان تھے خاص و عام بس تھا برائے نام حکومت کا انتظام
جاں کا نہ آبرو کا کسی کو خیال تھا
بازارِ موت گرم تھا جینا وبال تھا

بے چین تھے جو لوگ ہدایت کے واسطے ۳۵ مسلم کے پاس آئے وہ بیعت کے واسطے
کوشاں تھے جو عنانِ حکومت کے واسطے وہ لوگ آئے اپنی ضرورت کے واسطے
مسلم بنِ عقیل کے غم خوار بن گئے
دیکھی جو مصلحت تو طرفدار بن گئے

بھیجا اُدھر یزید نے ابنِ زیاد لو ۳۶ ظالم کو، فتنہ گر کو، شقی کو، فساد کو
سفاک کو، شریر کو، وجہِ عناد کو بدخو کو، بد سرشت کو، اور بدنہاد کو

غیظ و غضب سے جس نے بھرے گھر جلا دیئے
کوفے میں جس نے خون کے دریا بہا دیئے

کوفہ لرز اُٹھا وہ قیامت ہوئی بپا ۳۷ اہل ولا پہ تنگ تھا عرصہ حیات کا
گھر لوٹتے تھے آگ لگاتے تھے اشقیا مسلم کے ساتھ کوئی بھی باقی نہ رہ گیا

ساتھی بنِ عقیل کے. ناپید ہو گئے
یا قتل کر دئے گئے یا قید ہو گئے

ظالم کے ظلم و جور سے کوفہ ہوا تباہ ۳۸ گلیاں بنی تھیں شہر کی ہر سمت قتل گاہ
کر ڈالے ظالموں نے تہِ تیغ بے گناہ مسلم بن عقیل کو طوعہ نے دی پناہ

یہ مومنہ علیؑ کی بڑی خیر خواہ تھی
طوعہؑ دیارِ کوفہ میں حق کی پناہ تھی

مسلم کی جستجو میں پریشان تھے اہل شرر ۳۹ مصروف تھے تلاش میں ظالم ادھر ادھر
طوعہؑ کے گھر کی ان کو ملی ناگہاں خبر آ پہنچے قید کرنے کو ہر سو سے فتنہ گر

باندھی اِدھر وغا کو کمر اس دلیر نے
انگڑائی لی نکل کے نیستاں کے شیر نے

مسلم نے تیغ تیز کے جوہر دکھائیے ۴۰ بدبخت اشقیا کے پرخچے اُڑا دیئے
بڑھتے ہوئے لعین زمیں پر گرا دیئے   لاشیں گرائیں، کُشتوں کے پُشتے لگا دیئے

مسلم بن عقیل کے حملے شدید تھے
آئے جو سامنے وہ جہنّم رسید تھے

دیکھی وہ جنگ، پست ہوئے سب کے حوصلے ۴۱ کوئی بھی فرد بڑھ کے نہ آتا تھا سامنے
مسلم کو اشقیا نہ گرفتار کر سکے   کہتے تھے دور سے یہ جفا جُو کھڑے ہوئے

مشکل ہے ہم گرفت میں لیں اس دلیر کو
قابو میں اپنے کیجئیے دھوکے سے شیر کو

دھوکے سے اشقیا نے انہیں قید کر لیا ۴۲ حاکم کے سامنے انہیں لائے وہ بے حیا
غصّے سے رنگ سرخ تھا ابنِ زیاد کا   کہنے لگا غرور سے وہ بانیٔ جفا

آئے تھے تم یہاں پہ امامت کے واسطے
اُکسا رہے تھے سب کو بغاوت کے واسطے

ہم مانتے نہیں بنی ہاشم کی برتری ۴۳ اک کھیل جانتے ہیں پیامِ محمدؐی
یہ بیعتِ حسینؑ ہے حاکم سے دشمنی   تم کو سزا ملے گی تمہارے قصور کی

بھولیں گے ہم بھلا کہیں بدر و حنین کو
ماریں گے تم کو قتل کریں گے حسینؑ کو

زعمِ اَنا میں آپے سے باہر تھا بد زباں ۴۴ ظالم اُڑا رہا تھا شرافت کی دھجّیاں
بدخو کی گفتگو کا اثر کیا کروں بیاں مسلم بنِ عقیل کے آنسو ہوئے رواں

طوفانِ غم میں کشتیِ اُمّید گھر گئی
آنکھوں میں اہلبیت کی تصویر پھر گئی

آیا خیال ، زینبؑ مغموم کا کبھی !! ۴۵ اکبرؑ کا اور اصغرِ معصوم کا کبھی
قاسمؑ کا اُمِّ فروہ و کلثومؑ کا کبھی سیدانیوں کا سیّدِ مظلوم کا کبھی

اولاد تھی سفر میں علیؑ و بتولؑ کی
دل رو رہا تھا فکر میں آل رسول کی

یہ سوچتے تھے آپ کہ نامہ بھی لکھ چکا ۴۶ آئیں گے اب ضرور ادھر شاہ دوسرا
پیشِ نظر تھا ظُلم بھی ابنِ زیاد کا صدمہ تھا اس کا آل محمدؐ کا ہو گا کیا

معصوم شاہزادوں کا یہ خوں بہائے گا
ابنِ زیاد آگ ہے ، خیمے جلائے گا

آنکھوں میں اشک دیکھ کر بولا وہ پر جفا ۴۷ آئی جو موت شیشۂ دل چور ہو گیا
کہنے لگے یہ آپ کو مرنے کا خوف کیا غم ہے کہ میں امام کو آنے کو لکھ چکا

ظالم ہے تو ترس نہ کبھی اُن پہ کھائے گا
سارے جہاں کے ظلم و ستم اُن پہ ڈھائے گا

سن کر یہ بات طیش میں آیا وہ بدزباں ۴۸ کہنے لگا کہ قتل کروں گا میں اُن کو ہاں
پھر تمکنت سے بولا کہ جلاّد ہیں کہاں لے جائیں بالا خانے پہ اس کو کشاں کشاں

دشمن ہے یہ یزید کا دشمن کو مار دو
مسلم بنِ عقیلؑ کی گردن اتار دو

مرنے سے پہلے آپ نے پانی طلب کیا ۴۹ لیکن لہو جبین کا پیالے میں گر پڑا
بیکس کے ساتھ واقعہ ہر بار یہ ہوا پانی بھی مرتے وقت نہ پیاسے کو نہ مل سکا

مسلم نے سینچا خون سے ایمان کے باغ کو
جلاّد نے بجھا دیا حق کے چراغ کو

لاشے کو پھر طواف کرایا گیا غضب ۵۰ بے سر کو رہگذر پہ پھرایا گیا غضب
میّت کو خاک میں نہ چھپایا گیا غضب کوفہ کے در پہ سر کو سجایا گیا غضب

حق کا سفیر رہروِ راہِ سعید تھا
کوفے میں کربلا کا یہ پہلا شہید تھا

آغاؔ قلم کو روک کہ ماتم کا ہے مقام ۵۱ سینہ زنی کا وقت ہے روتے ہیں خاص و عام
مسلم بنِ عقیل پہ غربت ہوئی تمام راہِ سفر میں ختم ہوا قاصدِ امام

کوفے کی سرزمین پہ موتی بکھر گئے
دو لال ساتھ آئے تھے جانے کدھر گئے